اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۹) مطبوعہ ۱۱ مئی ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عہ ۸ آنہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی۔ عہ ۴ آنہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائے گی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

"حیاتِ ابدی یہہ ہے۔ کہ وہ تجھے اکیلا سچا خدا۔ اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے۔ جانیں" یوحنا ۱۷۔ ۳ +

دارین میں حیات ابدی ایک ایسی چیز ہے جس کے برابر کوئی دینی و دنیوی نعمت ہو نہیں سکتی :: مگر افسوس ہے۔ کہ مغلوب المعصیت انسان اُس کے تلاش و حصول میں یا تو بالکل غافل و بے پروا پایا جاتا ہے۔ یا اگر اس کی کچھ خواہش ہے بھی۔ تو اُن وسایل اور طریقوں سے اُس کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ جو محض انسانی ایجاد ہیں :: انسانی روح کا یہہ تقاضا۔ کہ وہ حیات ابدی کو حاصل کرے۔ باوجود دنیوی آلائشوں میں مبتلا ہو جانے کے بالکل معدوم نہیں ہوا بلکہ انسان کے ہر ایک خیال و قول و فعل سے ظاہر ہوتا۔ کہ وہ حیات ابدی کا آرزومند و محتاج ہے :: یہہ ایک ایسی عجیب شے ہے۔ کہ اگرچہ دنیا پرستوں کے نزدیک قابل مضحکہ۔ اور صرف ایک خیال بے حقیقت ہے مگر طالبان حق کے نزدیک دین و دنیا میں اور کوئی شے اُس سے زیادہ مبارک۔ جلالی۔ اور خوشی بخش نہیں ہے :: اسی لئے مرنے والے بنی آدم حیاتِ ابدی حاصل کرنے کے لئے جہاں تک اُن کی دسترس ہے انواع کوششیں کرتے ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ وہ "حیات ابدی یہہ ہے" جیسا کہ دنیا کے مرشد کامل نے فرمایا کہ "وہ تجھکو اکیلا سچا خدا۔ اور یسوع مسیح کو۔ جسے تو نے بھیجا ہے جانیں"::

اگر کوئی انسان۔ جو گناہ میں مُردہ ہے اور اس دنیا میں گویا زندہ درگور ہے۔ حیات ابدی کا طالب ہو۔ تو وہ صرف اُس کلامِ مجسم کے قدموں میں آئے۔ جس میں زندگی تھی۔ اور وہ زندگی انسان کا نور تھی :: اور تب وہ مسیحی شاعر کے ہم آہنگ ہو کر بدل کہے گا کہ :-

نہ علم۔ نہ حکمت۔ نہ ہنر سے پایا + حرفت نے مشقت سے ہنر سے پایا
خم ہو کے جو دیکھا سوئے فردوس نظیر + سید معارسنہ یسوع کے در پایا

ہم کو تعجب معلوم ہوتا کہ اکثر لوگ ابدی زندگی کے لئے آبحیات کے طالب ہو کر مرنے والے ہمجنسوں کے چرن امرت۔ اور قدم شریف کے پانی سے اپنی پیاس بجھانا چاہتے ہیں۔ اور اُس چشمۂ آبحیات کے پاس نہیں آتے۔ جس کی مبارک شان میں مسیحی شاعر نے کہا ہے :-

"نِدا دی ابر رحمت نے کھڑے ہو کر یہہ ہیکل میں"
"کہ آب زندگی دیتا ہوں آئے جس کا جی چاہے"

شاید کوئی کہہ سکتا۔ کہ درحالیکہ۔ میں موحد ہوں۔ تھیئسٹ۔ یونیٹیرین۔ اور محمدی ہوں۔ اور خدا کو اکیلا سچا خدا جانتا ہوں تو میرے لئے مسیح کے جاننے کی کیا ضرورت

ہے؟ ہاں اس قدر جانتا ہوں۔ کہ وہ ایک نبی یا رسول ایک معنے سے خدا کا بیٹا بھی۔ اور اپنی اُمت کا شفیع ہے۔ لیکن یہہ علم نجات بخش نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ ہم اُس حقیقت پر ایمان نہ لائیں جس پر اسی رسول نے شہادت دی ہے۔ کہ ہم جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آیا۔ اور ہمیں یہہ سمجھہ بخشی۔ کہ اُس کو جو برحق ہے جانیں۔ سو ہم اُس میں جو برحق ہے ہیں۔ یعنے اُس کے بیٹے یسوع مسیح میں۔ **خدای برحق** اور یہی حیات ابدی بھی ہے۔ **فتامل** :۔ ا۔ یوحنا ۵۔ ۲۰ ﴿

مسیح خداوند

ہمیں یاد آتا ہے کہ راجپوتانہ کے ایک شہر کے بازار میں انجیل کی منادی کرتے ہوئے ایک دیسی واعظ نے بار بار۔ ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام“ کا استعمال کیا۔ تو اس پر متوجہ ہو کر یورپین مشنری صاحب نے کہا۔ کہ ”ہماری دانست میں خداوند مسیح کو ”حضرت“ او علیہ السلام“ صرف کہنا بڑی مہلک غلطی ہے۔ کیوں اہل اسلام اُس کو خداوند عیسیٰ نہیں کہتے“؟ بیچارہ واعظ چونکہ محمدیوں میں سے مسیحی ہوا تھا۔ اور حسب محمدی دستور مسیوں کو ”حضرت“ کہنے کا خوگر تھا۔ یہہ سُنکر خاموش ہو گیا :۔ اس میں شک نہیں کہ مسیحی۔ انجیلی عقیدہ کے مطابق مسیح خداوند کو ”حضرت“ کہنا اُسکی کسرشان۔ اور داخل بے ادبی سمجھتے ہیں پس درحالیکہ انبیا و ملائکہ نے اُس کو خداوند کہا۔ تو ہم کیا ہیں۔ جو اُس کو خداوند کہنے میں متامل و قاصر ہیں۔ اور صرف ”حضرت“ جو مسلمانوں میں انسان کے لئے ایک عام بزرگی کا لفظ ہے۔ اُس مبارک عمانوئیل کے حق میں استعمال کرنا کافی سمجھیں۔ جسنے خدا کی صورت میں ہو کر خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا۔ لیکن آپ کو پست کیا۔ کہ خادم کی صورت پکڑی۔ اور انسان کی شکل بنا۔ اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہو کر آپ کو پست کیا۔ اور مرنے تک۔ بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا۔ اس واسطے خدا ہی نے اُسے بہت سرفراز کیا۔ اور اُس کو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہے بخشا۔ تاکہ یسوع کا نام لے کر ہر ایک۔ کیا آسمانی۔ کیا زمینی۔ کیا وہ جو زمین کے تلے ہیں۔ گھٹنا ٹیکے۔ اور ہر ایک زبان اقرار کرے۔ کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔ تاکہ خدا باپ کا جلال ظاہر ہو“ فلپیوں ۲۔ ۶ سے ۱۱ تک ﴿

دِل خوش کرنے والی باتیں

معلوم نہیں کہ امریکہ کی یہہ عجیب خبریں کس مقصد سے گھڑی اور ہندوستانی اخباروں میں مشتہر کی جاتی ہیں؟ باوجودیکہ دیگر امریکن مشنوں کے علاوہ جو ہندوستان میں کام کر رہے ہیں۔ ہمارا وسیع انڈین مشن جو پنجاب اور ممالک مغربی و شمالی میں پھیلا ہوا ہے۔ جس میں بکثرت امریکن مردانہ و زنانہ مشنری کام کر رہے ہیں۔ اور جن کے پاس علاوہ اُن کے اقربا و احبا کے پرائیوٹ خطوط کے ہزاروں اخبارات و رسالجات امریکہ سے ہر روز پہنچتے ہیں۔ تو کیا یہہ عجب بات معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ایسی کوئی خبر اُن میں نہیں پاتے؟ امریکہ نزیل ملتان لوگوں کے خیال میں ایک ایسا ملک ہے۔ کہ گویا دینی و دنیوی ساری خوبیوں میں فی الحقیقت وہ ایک **نئی دنیا** ہے۔ جس کے باشندے علم و ہنر۔ اور عقل و فہم میں کرہ زمین کے تمام باشندوں سے گوئے سبقت لے گئے ہیں۔ تاہم وہ مسیحی مذہب سے جس کی بدولت یہہ سب کچھ اُنھوں نے پایا۔ خوش اور مطمئین نہیں۔ اور اُسے ناپسند کر کے کسی نئے مذہب کو۔ خواہ وہ مسیحیت سے بہتر یا بدتر ہو فوراً قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں :۔ اُدھر تو محمدی اس دُھن میں محو و مسرور ہیں۔ کہ شیخ ویب جو محمدی ہو گئے ہیں۔ وہ عنقریب تمام امریکہ کو محمدی کر لیں گے۔ اور بجائے کراس (صلیب) کریسنٹ (ہلال) اس ملک میں قائم ہو جائے گا۔ اِدھر آریہ سماجی جی ہی جی میں خوش ہو کر خیالی پلاؤ پکاتے۔ اور امریکہ کو آریہ مشن سمجھکر لوگوں کی دہارمک پیاس ویدانتی تعلیم سے بجھانے کے لئے منصوبے باندھ رہے ہیں :۔ ہنود جو سناتن دہرمی ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ امریکن لوگوں کو ہندو بنانے کے شوق میں اُدہی راگ گا رہے ہیں :۔ چنانچہ لٹش گزٹ **دھلی** نام سے انگریزی اخبار نہ سمجھ لینا۔ یہہ ایک اردو اخبار ہے) لکھتا ہے کہ :۔

”امریکہ کو کیا ہوا ہے؟ سوامی وویکانند کی تصویریں اکثر شہروں میں جابجا آویزاں کی گئی ہیں۔ جن کے روبرو امریکن عزت کے ساتھ سر جھکاتے ہیں :۔ سوامی وویکانند اور ان کے ویدانتی فلسفہ نے امریکن دل مفتوح کر لیا ہے۔ دہرم پال صاحب بودہ مذہب کے قائمقام شکاگو سے واپس آئے ہیں۔ یہہ امریکن جوش کی تعریف کرتے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ سوامی وویکانند کی تقریروں سے اہل ہنود کے ساتھ اہل امریکہ کو بہت زیادہ ہمدردی ہو گئی ہے۔ اور جس طرح سے آسانی کے ساتھ امریکن پادریوں کو وہ روپیہ دیتے تھے۔ آیندہ نہ دیں گے۔ بلکہ اُمید ہے کہ سوامی وویکانند کی اعانت کریں گے۔ کہ مدراس میں ایک خیرات خانہ کھولا جائے۔ اور کوئی بھوکھا نہ رہنے پائے“ ﴿

اب ان مذہبی دیوانوں کی باتوں کو وہ لوگ جو امریکہ اور امریکن لوگوں کے حالات و خیالات سے بخوبی آگاہی رکھتے۔ اور مسیحیت کی قوت و اثر سے جو اُن کا قومی مذہب ہے۔ واقف ہیں۔ مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقیع نہیں سمجھتے۔ اور ہندوستان کے ہندوؤں۔ محمدیوں۔ اور دیانندیوں کے خیالات اور تعصبات پر ہنستے ہیں :۔ اس میں شک نہیں کہ امریکہ ایک عجیب جگہ ہے جہاں دیندار مسیحی۔ اور بے دین و لامذہب۔ منکر۔ ملحد اور موحد سب طرح کے لوگ موجود ہیں۔ تاہم یہہ یقین ہے کہ امریکہ میں ہندو محمدی برہمو۔ دیانندی وغیرہ کوئی مذہب ہرگز غلبہ حاصل نہ کر سکے گا۔ اور اگر خدانخواستہ یہہ عجیب خطہ مسیحیت سے بیزار ہو جائے۔ تو بہ نسبت مذکورہ مذاہب کو قبول کرنے کے زیادہ تر الحاد

مرآت اسلام

بقیہ

پھلدار درخت

دویم ہندوستان میں - جس طرح محمدی مذہب اس ملک میں پھیلا ہے کسی پر پوشیدہ نہیں - اور اب جو حال یہاں کے مسلمانوں کا ہے وہ روز روشن کی طرح پر ظاہر ہے اگرچہ وہ واحدہٗ لاشریک خدا کا دم بھرتے ہیں - تو بھی بہت سی دوسری چیزوں کی پرستش کرتے ہیں - اور جس طرح پر کہ ہندوؤں میں ریت پرستی ہے ویسی ہی ان میں بھی ہے - بلکہ اکثر رسوم اُن کی ہندوؤں کے برابر ہیں - اگر فرق ہے تو صرف زبانی اقرار میں ہے جو کہ یہہ ہے کہ خدا کی وحدانیت کے معترف ہیں - لڑائیاں جھگڑے - حسد - بغض - کینہ - لالچ اور قبر پرستی وغیرہ وغیرہ باتیں ان میں بکثرت پائی جاتی ہیں - ان میں سے چاہے کوئی محمدی دیدہ و دانستہ گناہ کئے جاوے کچھ کسی قسم کی سزا از روئے شرع و شریعت کوئی نہیں دیتا - چاہے کوئی شراب پیئے - سود ناجائز لے - جھوٹی گواہی دیوے - جھوٹے مقدمے کچہریوں میں چلاوے - تو کوئی نہیں پوچھتا - بلکہ جو بڑے ہوشیار اور ایسے کاموں میں پختہ ہوں - تو اُن کی زیادہ قدر کی جاتی ہے - معمولی نماز پڑھو - روزہ رکھو حج کر آؤ بس کافی ہو چکا - اب چاہے کچھ کرو مسلمان تو ہیں نہ چاہے سٹر کو ٹیلم ولایت میں محمدی مذہب کا ڈنکا بجاویں اور چاہے سٹروپ محمدی مذہب کا پھل ہندوستان میں بخوبی ظاہر ہے کہ کیسا ہے - اس کی بنا محبت پر نہیں - بلکہ جبر پر ہے - اور جو کچھ جبر سے ہے وہ ٹھیک نہیں +

عیسائی مذہب کا پھل

غیر ولایتوں میں - اوّل ملک یہودیہ میں - اس مذہب کی بنا محض محبت اور حلم پر رکھی گئی ہے - اس کے بانی نے جبکہ وہ اس چھوٹے سے ملک میں ظاہر ہوا عوام کی بہتری اور بہبودی کے درپے ہوکر اپنے آرام کا خیال نہ کرکے محبت کی راہ سے ہر طرح سے اوروں کے آرام دینے کے خیال میں مشغول رہا - اور محبت کی کشش سے پہلے بارہ حواری شاگرد بنا گئے - اور پھر اور بھی اُس کی عجیب محبت اور عمدہ تعلیم دیکھہ سن کر اسیر ایمان ہو آئے - اور وہ خود ایک گمنام اور غریبی کی حالت میں تھا اور اپنے شاگرد بھی معمولی اور کم قدر لوگ چُنے لیکن باوجود ایسی باتوں کے وہ اس قدر دلیر اور ایماندار ہوگئے کہ اُنہوں نے تمام دنیا کو اپنی تعلیم سے بھر دیا - عجیب و غریب کرشمے اُن سے ظاہر ہوئے - اُن کی چال چلن رفتار و گفتار اعلیٰ درجے کے اور بے لوث ہو گئے - حتیٰ کہ اُنہیں میں سے اکثروں نے اپنی جانوں کو بھی عزیز نہ جانا - اور اپنے نفع و فائدے کے تمام کاموں کو چھوڑ کر دوسروں کی جانوں کی نجات کیلئے متفکر ہو کر ہر طرح کی صعوبتیں و تکلیفیں جن کا اُن کو سامنا پڑا صبر سے برداشت کرتے تھے - اور بہت ان میں سے شہید ہو گئے ؛ اور اُن کے بعد بھی مسیحی اُس ملک میں ایسے ہی سرگرم اور مضبوط ہوئے - جنہوں نے اپنی جانیں نثار کر ڈالیں - اور اُس ملک سے نکلکر اور ملکوں میں بشارت پھیلائی اور نجات کی برکت عظیم دوسروں تک پہنچائی ؛ یورپ کے لوگوں نے بھی اس خوشخبری کو قبول کر لیا - اور جب سے اُنہوں نے اسکو قبول کیا اُسی وقت سے اُنہیں ہر صورت سے تبدیلی واقع ہوئی اور ان میں عیسائی مذہب کا پھل ظاہر ہوا - کہ مسیحی محبت نے اُن کے دلوں کو انسانی ہمدردی سے بھر دیا اور اُنہوں نے دوسرے ملکوں میں کلام پہنچایا ؛ ملک امریکہ میں بھی یہہ کلام پھیل گیا اور اُس ملک میں اُسی دن سے نمایاں ترقی ہر امر میں ہوئی - اور وہ لوگ خود اس سے مستفیض ہوئے اور وہاں سے دوسرے ملکوں میں خوشخبری پہنچانے کا سبب ہوئے ؛ ملک ہندوستان میں - اس ملک کی حالت بہ سبب بُت پرستی اور باطل پرستی کے نہایت ابتر ہو رہی تھی گویا کہ یہہ مُلک نیم وحشی ہو رہا تھا ہندؤوں میں کیسے کیسے بُرے دستورات پھیلے ہوئے تھے اور ایسے ہی مسلمانوں میں لیکن مسیحی مذہب نے اُن کے ناجائز ہونے کو بخوبی واضح کر دکھلایا - اور اپنی صداقت کا ثبوت ایسی عمدگی اور صفائی کے ساتھ دیا کہ تمام مخالف مسیحی مذہب کی فضل اور اعلیٰ تعلیمات سے دنگ اور حیران ہیں - پر افسوس کہ باوجود اس کے کہ قائل ہوتے اور مان لیتے ہیں مگر تو بھی بغاوت کا جھنڈا کھڑا رکھتے اور مسیحیوں کی مخالفت اور مسیحی مذہب کی نسبت کلمات ناجائز بولنے اور تحریر کرنے سے مطلق دریغ نہیں کرتے - تس پر بھی یہہ دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اوقات جب کبھی اتفاق پڑتا ہے تو خواہ مخواہ اچھے اچھے تعلیم یافتہ لوگوں کی زبانوں سے بے تکلف نکل جاتا ہے کہ "انجیل کی تعلیم عمدہ ہے - اور یسوع مسیح اچھے پرش تھے" - اور جن لوگوں نے سچے دل سے مسیحی مذہب کو اختیار کیا ہے اُن میں مسیحی مذہب کا پھل اچھی طرح سے ظاہر ہوتا ہے - اُن کی چال چلن رفتار و گفتار صاف طور سے واضح کرتی ہے کہ وہ اس مذہب کی تعلیمات سے موثر ہو کر اُس کے فائیدوں سے مستفیض ہوئے ہیں - مندرجہ ذیل فایدے سچے مسیحیوں کو دین عیسوی سے پہنچے ہیں +

۱ - بت پرستی سے بچکر خدا پرست بن گئے +

۲ - وہمات پرستی اور ہر طرح کے بُرے شگون اور بُری رسومات کے ماننے سے چھوٹ گئے ہیں +

۳ - فضول اخراجات سے بچ گئے ہیں - دیگر مذاہب والے ہر قسم کے کاموں میں بہ سبب بُت پرستی اور باطل خیالات کے زر کثیر خرچ کرتے ہیں لیکن مسیحی کسی قسم کی ایسی فضول

کاروائی کو روا نہیں رکھتے ✦

۵- دلی آرام اور تسلی پاتے ہیں جو اکثر دنیداروں کی وفات کے وقت مشاہدے میں آچکی ہے۔ اور موت سے گذر کر زندگی میں داخل ہوئے ہیں ✦

۶- اور آیندہ عالم بقا میں ہمیشہ کی زندگی اور تمام نعمتیں آسمانی اور روحانی اُن کو ملینگی جن سے دیگر اقوام محروم رہینگی پس جب اس درخت میں قایم ہونے سے اتنے فایدے ملتے ہیں تو کیوں اس میں پیوند نہ ہوں؟ کاشکہ لوگ غفلت کی نیند سے جاگیں اور جھوٹے مذاہب کو کہ جن کی پیروی کرنے سے کچھ حاصل نہیں چھوڑدیں اور سچے مذہب میں قایم ہوکر بیہودہ دارشاخ نہیں تاکہ آخر کار شرمندہ نہ ہوں بلکہ دین و دنیا دونوں میں اقبالمند ہوں اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوجاویں ✦

راقم

جے۔ ایس

کنس لیلا کا فوٹو

ڈیر مسٹر اڈیٹر

سلام علیکم۔ معزز ناظرین آپ نے شاید سُنا ہو کہ ہندوستانی حکماء و نیز ڈاکٹران انگلستان نے ایک عجیب وغریب نسخہ یاد کر لیا ہے۔ جو ہمیشہ کمبخت مریضان ہند کو بتلاتے ہیں۔ وہ یہہ ہے کہ کسٹرائل پینا۔ اور جب بھوک لگے۔ تو کھچڑی کھانا: یاراں کیا کہیں اہل ناٹک بھی اپنے فن کے پورے۔ یا آپ یوں کہئے۔ کہ عقل کے ادھورے ہوتے ہیں۔ جہاں سینگ نہ سماوے وہاں لٹھا ڈاتے ہیں یعنے جو کچھ کہ زمانہ ماضی میں گذرا تھا۔ یا حال میں ظہور میں آتا ہے۔ اُسکو یہہ لوگ سٹیج میں اس طرح کر دکھاتے ہیں۔ گویا اُن کے باواجان وہاں مُصوّر تھے: خلاصہ یہہ ہے کہ آج کا عنوان حقیقت میں کھچڑی ہے۔ خیر حضرات جس کسی نے انڈین آئیل پیا ہوگا۔ وہ آپ ہی اس کھچڑی کو کھائیگا۔ (جن صاحبان کو ہندوستان کے حالات سے دلچسپی ہوگی وہ خود اپنا بیشقیمت وقت ضایع کرکے اس کو پڑھینگے۔)

(وسیوہذا)

قبل ازیں کہ ہم آپ کو کنس لیلاؔ کا فوٹو دکھائیں۔ مناسب ہے۔ کہ ذرہ دیر کے لئے اپنے قلم کی باگ کو پھیر کے اُس مقام کا بھی نظارہ دکھائیں۔ جہاں پر یہہ فوٹو لیا گیا: مقام بھنڈ متعلقہ ریاست گوالیار اضلاع تفصیل ذیل سے محدود ہے مشرق میں ضلع جالون۔ مغرب جانب آگرہ۔ حد شمالی اٹاوہ۔ جنوب میں ضلع جھانسی: یہہ اعلیٰ احکام صوبہ کا صدر مقام ہے: آبادی بہ نسبت اہل اسلام کے اہل ہنود کی زیادہ ہے علم کا اگر پوچھیے۔ تو نام ونشان تک نہیں۔ یا دوسرے معنی میں یوں کہیے۔ کہ علم تبدیل ہوگیا ہے حلم سے: زبان باشندگان کی ایسی ہے۔ کہ جس کا بیان ان سطور میں آنا محال ہے پر مختصراً یہہ ہے۔ کہ آجتک علماء وفضلا نے نہ اس زبان کی لغت بنائی۔ اور نہ بنا سکتے ہیں: زبان کا اسم شریف یہہ ہے۔ بھدوری ضعیف الاعتقاد تو پرلے درجہ کے ہیں۔ یہاں تک۔ کہ قریبا کل باشندگان بھوتوں کے قایل ہیں: اہل اسلام کی حالت جیسی کچھ یہاں گری ہوئی ہے۔ شاید کہیں بھی نہ ہوگی: وہ یہہ ہے۔ کہ بیچارے محمدی جب ہندوؤں سے ملتے ہیں۔ تو رام رام کہتے ہیں۔ اور یہہ ہمارا چشم دیدہ ہے۔ کہ جو اسکے محمدی دیبی کی پوجا کرتے ہیں: خیر اس کو اتنے ہی پر اکتفا کرکے کنس لیلاؔ کا فوٹو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ "گر قبول اُفتد زہے عز و شرف" ✦

ہمارے ناظرین کرشن جی مہاراج کی زندگی کے حالات سے واقف ہونگے۔ (اور جو صاحبان واقف نہیں بہتر ہے۔ کہ پریم ساگر کو زبان انگریزی۔ یا ہندی۔ اُردو میں مطالعہ کریں) کہ جو ایک فسانہ معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے لئے کسی قسم کا تواریخی ثبوت نہیں ہے: یہہ لیلا پانچ روز تک برابر کی جاتی ہے۔ اور آخری روز ایک عظیم الشان جلسہ کیا جاتا ہے۔ (بقبل اُن کے) اور جس میں حکام ضلع مدعو ہوتے ہیں: ہمارا ابھی یہاں آنا اتفاقاً ہوگیا۔ اور مناسب سمجھا کہ آخری لیلا دیکھیں: ۵ بجے شام کے میدان لیلا میں کیا دیکھتے ہیں۔ کہ جناب مسٹر جے۔ فیلوز صاحب صوبہ آف بھنڈ معہ اسسٹنٹس جلسہ میں رونق افروز ہیں: اب تماشا یوں شروع ہوا۔ کہ کنس مہاراجہ نے جب دیکھا۔ کہ کرشن جی مہاراج اپنی شرارت سے باز نہیں کرتے۔ تب اُن کے مارنے کے لئے یہہ تجویز قرار پائی۔ کہ "رنگ بھوم" طیار کی جائے۔ اور جب کرشن جی مہاراج تشریف لاویں فوراً لقمہ اجل ہوجائیں: القصہ نتیجہ یہہ ظہور میں آیا کہ بیچارہ کنس راجہ مارا گیا۔ اور کرشن جی کی طرف خوشی کے نعرے بلند ہونے لگے ✦

منیجر کی سپیچ

لیڈیز اینڈ جنٹلمین آپنے کنس لیلاؔ کا فوٹو نہ دیکھا تھا اور نہ دیکھیں گے۔ لیجیے ہم نے جلسے کے وقت اپنا کیمرا لگایا تھا اور اُس میں یہہ عکس آیا تھا: عجیب غریب بھولی بھولی صورت کے لڑکے رنگ برنگ کی پوشاک پہنے ہوئے چہار جانب ٹہل رہے ہیں جن کے افعال حقیقت میں کرشن جی مہاراج کیسے ہیں: مہذب ایسے نظر آتے ہیں۔ کہ آگے تمام رعیت بیٹھی ہوئی ہے۔ اور پیچھے حکام ضلع جو کہ مدعو کئے گئے تھے۔ اپنا سا منہہ لئے بیٹھے ہیں: انتظام جس خوبی کے ساتھ ہوا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ یعنے کوئی صاحب شاکی ہیں ہمارے جوتے چوری گئے۔ کوئی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ "ہماری ٹوپی نہ اڑ رہی ہے"۔ دھول ایسی اُڑ رہی ہے۔ گویا دھواں دھار آندھی آرہی ہے۔ طوایف اس طرح سے گا رہی ہیں گویا جھینگر پنچایت کر رہے ہیں: قومی اتحاد کے قربان جائیے۔ یعنے دو فریق ہو رہے ہیں۔ ایک فریق کہتا ہے۔ ناگر سبھا میں تشریف لے چلیے۔

فریق ثانی کہتا ہے۔ کہ نہیں صاحب راج گدی متعلقہ کنس لیلا چلکے دیکھئے"۔ اب ایسی کشمکش کی حالت میں ہمکو یہی جواب دینا پڑتا ہے۔ کہ حضرات ہم سیاح ہیں۔ اور ہمارا یہہ کام نہیں ہے کہ کسی کی دلشکنی کریں۔ اگر آپ صاحبان کی یہی مرضی ہے تو ہم دور سے دونوں جلسوں کو دیکھ لینگے: اب آخر میں ہم دست بستہ ملتجی ہیں۔ کہ اے لیڈران قوم ہنود آپ جاگئے اور اس روشنی کے زمانہ میں اُن تاریک کاموں کو ترک کیجئے۔ جوکہ سراسر آپ کے ضمیر کے خلاف ہیں۔ جن کے کرنے سے بجائے توقیر کے توہین مذہب ہوتی ہے۔ اب آپ طفلانہ کھیل کھیلتے ہوئے۔ ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے شوقین بڑھیا چٹائی کا لہنگا اگر ہماری رائے غلطی پر نہو تو ایک بات اَور کہتے ہیں۔ کہ آپ صاحبان اپنے جلسوں کا ٹھیک انتظام نہیں کرسکتے ہیں تو بہتر ہے۔ کہ حکام سے استدعا کیا کریں وہ انتظام کے لئے موجود ہیں۔ کاشکہ آپ سب صاحبان خواب غفلت سے جاگیں اور اپنی زندگی سے عملی روشنی کا ثبوت دیں۔ آمین۔ (۲۶-۴-۹۴)

راقم جے این۔ ایس + سابق منیجر
پرسٹیو امپریل تھیٹر +

ہندوستانی مسیحیوں کی غفلت
حکام گورنمنٹ کی ہمت

مسیحی بھائیو۔ اور بہنو

گڈ بائی۔ یہہ امر پوشیدہ نہیں۔ کہ آپ سب کے لئے انگلش و ہندوستانی مشنری کیا کچھ کررہے ہیں۔ تن من دھن سے آپکی امداد کرتے۔ اور آپکی بہتری کے لئے اپنے آرام کو حرام سمجھ رہے ہیں: آپ کے واسطے اپنا بیش قیمت وقت صرف کرکے اپنی بے نظیر تصنیفات و تالیفات سے فائدہ پہنچارہے ہیں: یہہ سب کچھ مسیح مصلوب کی محبت کے سبب سے ہے۔ ورنہ کجا آپ۔ اور آپکا ملک ہند: خیر ان تمام باتوں پر خیال کرکے ہم نے بھی کمر باندھی۔ کہ آپ کا وقت ضایع کریں۔ اور چند باتیں بطور سوال و جواب کے ترقیم کریں تاکہ ہمارے عنوان کی بھی حقیقت کھُل جائے +

سوال اول کیا آپ مذہبی معاملات میں غفلت کرتے ہیں؟ +

جواب۔ جی ہاں بیشک غفلت کرتے ہیں۔ صرف کبھی کبھی بلکہ ہر روز اگر مصیبت آگھیرے تو بیشک دعا کرینگے۔ گرجا کو جائینگے۔ اور کہیں چین کے دن بنے رہے۔ تو نہ تو گرجا کو جانے کا۔ اور نہ دعا کا نام لینگے: **سوال دوم** کیا آپ قولاً و فعلاً ثابت کرتے ہیں کہ آپ عیسائی ہیں؟ **جواب** ہرگز نہیں۔ اگر کسی سے وعدہ کرتے ہیں۔ تو برسوں تک اُس کی خبر نہیں لیتے ہیں۔ اور صاحب کہانتک عرض کریں بھلائی کو چھوڑ سب کچھ کرتے ہیں: **سوال سوم** کیا آپ مسیحی بھائی بہنوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں؟

جواب۔ جی نہیں۔ اگر کوئی بھائی بہن مفلسی کی حالت میں ہو تو اُس کی صورت تک دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اور جو امیر بھائی بہن ہیں وہ تو گویا حقیقی سے زیادہ معلوم ہوتے ہیں: **سوال چہارم**۔ کیا آپنے علم حاصل کیا ہے؟ جی نہیں حضرت علم تو معلوم نہیں کہ کس چڑیا کا نام ہے۔ بیشک پوشاک ایسی پہنتے ہیں۔ گویا لنڈن میڈ: **سوال پنجم**۔ آپ اپنی معاش کے لئے کیا کرتے ہیں؟ باورچی گیری۔ اور جب ملازمت چھٹ جاتی ہے۔ تب بیچارے انگریزوں کو بدنام کرتے ہیں: **سوال ششم** کیا آپ حکام گورنمنٹ سے میل ملاپ رکھتے ہیں؟ (یہاں ہماری مراد اُن حکام سے ہے جو کہ عیسائی ہیں) **جواب** نہیں۔ یار میل رکھیں تو کیا پتھر رکھیں۔ وہ تو ہمارے چال چلن سے متنفر ہیں: **سوال ہفتم** کیا حکام تمہاری مدد کرتے ہیں؟ **جواب** حضرت سلامت کی قوم ہماری مدد کیا کریں۔ ہم تو کسی لائق ہی نہیں۔ علاوہ ازیں جو لائق ہیں وہ درخواست نہیں کرتے۔ مثال کے لئے کلکتہ کے بنگالی و دیسی عیسائیوں کو دیکھ لیجئے جنہوں نے ابھی تک کوئی ایڈریس لارڈ ایلگن کی خدمت میں پیش نہیں کیا: حکام نے ہمت کرکے ہمیں والینٹروں میں بھرتی ہونے کی اجازت دلوائی پر ہم والینٹر بننا نہیں چاہتے ہیں:

منیجر کی سپیچ *

خداوند میں پیارے بلکہ دولارے مسیحی بھائی بہنو آج کے ان سات سوالوں نے حقیقت میں آپ کا دل دُکھایا ہوگا۔ پر عزیزو یاد رہے۔ کہ آجکا آرٹیکل لکھتے تو لکھ چکے۔ پر اب ہمیں بھی رونا آتا ہے۔ کہ ہائے غضب آج اس قلم سے وہ الفاظ رقم ہوئے جن سے کہ اُن بھائی بہنوں کی دل شکنی ہوئی جن کے لئے کہ خداوند عیسیٰ نے اپنی جان شیریں دی: پیارو آج کے سوالات آپ کو غیرت دلانے کے لئے ہیں۔ نہ کہ جیسا آپ خیال کرتے ہیں۔ یاکہ مخالفین مذہب عیسوی اعتراضات کے لئے منہہ کھولے بیٹھے ہیں: آپ کی حالت سے آپ کی غفلت ظاہر ہوتی ہے۔ نہ کہ بے ایمانی لیس رنج کرنا لاحاصل ہے۔ اور معترضوں کے اعتراضات بے مقصود: مذہبی ترقی کے لئے آپ شب و روز خدا سے دعا کریں۔ دنیاوی ترقی کے لئے علم حاصل کیجئے۔ اور حکام گورنمنٹ سے میل ملاپ کیجئے۔ میل ملاپ کی تازہ حقیقت آپ کو سناتے ہیں۔ یعنے بطور تفریح یہاں بھنڈہ میں ہمارا آنا ہوا۔ جب ہمکو یہہ معلوم ہوا کہ یہاں نئے صوبہ صاحب تبدیل ہوکے آئے ہیں۔ وہ انگلش جنٹلمین ہیں۔ فوراً دل میں سمایا کہ ملاقات لازمی ہے۔ جب ہم نے ملاقات کا ٹکٹ بھیجا آپنے ساتھ خوش اخلاقی کے دوستانہ جواب دیا۔ کہ "صاحب فلاں وقت پر جو کہ فرصت کا ہے ملاقات کریں گے"۔ علیٰ ہذالقیاس وقت مقررہ

*منیجر صاحب نے اس ایلٹ کی تصویر میں ہندوستانی مسیحیوں کا صرف تاریک پہلو دکھلایا ہے۔ اس کے روشن پہلو کو بھی دکھلانا ضرور تھا + (اڈیٹر)

پر ملاقات ہوئی۔ ہم دونوں ایک دوسرے سے ملنے سے نہایت ہی خوش ہوتے۔ آپ کا اسم مبارک یہہ ہے۔ جناب مسٹر جے فلوز صاحب۔ آپ بلحاظ کی فرینچ جنٹلمین ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار ریاست مڈامیں سی صوبہ ہیں۔ آپ نوجوان ہونہار معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کی نوشیروانی عدالت سے خواص وعام عش عش کرتے ہیں۔ اب ضلع میں رشوت کا نام تک اُٹھ گیا۔ اب آپکے لئے ہماری یہہ دعا ہے۔ کہ اللہ آپ کی دن دونی رات چوگنی ترقی کرے۔ تاکہ آپ قولاً فعلاً خداوند عیسیٰ کا جلال ظاہر کریں :: ہمی پیارے بھائی بہنوں اب یہہ آرٹیکل ختم ہوتا ہے۔ آخر میں ہم منت کرتے ہیں کہ ہمیں معاف کیجئے کیونکہ آج ہمنے آپ کی بہت سمع خراشی کی۔ گڈ نائٹ +

راقم

جے۔ این۔ ایس

سابق نیو پرپشین امپیریل تھیٹر +

جواب اشتہار

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

ان دنوں میں مرزا صاحب نے ایک اشتہار بعنوان ذیل مشتہر فرمایا ہے۔ "اشتہار معیار الاخیار والاشرار"۔ اس میں آپنے خاص طور پر جناب مولوی پادری عماد الدین صاحب کو۔ اور عام طور پر سب دیسی پادری صاحبان کو مخاطب کیا ہے +

مرزا صاحب کی تحریرات کو دیکھکر ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ جھوٹھ لکھنا اور اپنے ناظرین کو دھوکھا دینا مرزا صاحب کی خاصیت ہوگئی ہے۔ اور اس پر دعویٰ مسیحائی۔ کہ میں خدا رسیدہ اور مقرب خدا ہوں۔ میں یہہ ہوں۔ میں وہ ہوں۔ میری کیا بات ہے۔ کم عقل آدمی بھی جان سکتا ہے کہ جھوٹھا اور فریبی آدمی کس طرح سے کوئی راستی پیش کر سکتا ہے۔ اہل اللہ کی نظر میں اس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ وہ ضرور اس کو حقارت کی نظر سے دیکھیں گے اور خدا سے دعا کریں گے۔ کہ وہ اسپر رحم فرماوے۔ اس کی بدعادات دور کیجاویں۔ اور لوگ اس کے مکر وفریب میں نہ آویں :: اب مرزا صاحب کی غلط بیانی یا دروغ گوئی ثابت کرنے کے لئے ضرور نہیں ہے کہ اُن کی پچھلی تحریرات پر غور کریں۔ بلکہ اسی اشتہار کو دیکھ لو۔ کہ جو کچھ ہم نے مرزا صاحب کے حق میں لکھا ہے۔ درست ہے یا نہیں :: اوّل وہ لکھتے ہیں کہ "کتاب نصیحت المسلمین وغیرہ میں مولوی عماد الدین صاحب نے محمد صاحب اور محمدی مذہب کو گالیاں نکالی ہیں"۔ اب جائے غور ہے کہ جناب مولوی پادری عماد الدین صاحب نے اس نام کی کوئی کتاب آج تک نہیں لکھی ہے :: اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو ثابت کریں کہ مولوی صاحب کی کوئی کتاب اس نام کی ہے۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب ہرگز ایسا نہیں کر سکیں گے :: دوم وہ لکھتے ہیں کہ جناب مولوی پادری عماد الدین صاحب نے اس رسالہ میں جو امریکہ کی نمایش مذہبی میں بھیجا ہے۔ لکھا ہے کہ "اسلام کے عمدہ عمدہ مولوی سب عیسائی مذہب میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور داخل ہوتے جاتے ہیں...... اب اسلام پر قایم رہنے والے صرف جاہل اور بے تمیز لوگ باقی ہیں" +

میں عرض کرتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب نے ہرگز ایسا نہیں لکھا۔ یہہ مرزا صاحب کا بہتان اور محض جھوٹھ ہے۔ اگر مرزا سچا ہے تو اس بات کو وہ ان کے رسالہ سے دکھا کر ہمیں الزام دیوے۔ اور ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکیگا +

پس ظاہر ہے۔ کہ ایسے دروغگو کی باتوں یا تحریرات پر کون توجہ کریگا۔ بلکہ ضرور ان کو لغو اور بیہودہ سمجھ کر پھینک دیگا۔ اور تعجب نہیں کہ اسی بنیاد پر آپنے ۵ ہزار روپیہ کا وعدہ اپنے اشتہار میں کر دیا ہو۔ کہ لوگ میری تحریرات پر توجہ تو کرتے نہیں۔ سو نقطہ ہزار پر کون توجہ کریگا۔ مگر مسلمانوں میں بن آویگی اُن میں پہلوان مشہور ہو جاؤنگا۔ چندہ مانگوں گا۔ آپ کھاؤنگا کوئی رسالہ بھی لکھدونگا اس کی قیمت بھی دوگنی وصول کروں گا۔ اور کسی سے نئے شادی کی فکر کرونگا :: جناب مرزا صاحب حقیقتاً آپ کو بعض مسلمان عقل کے اندھے اچھے مل گئے ہیں مزے کرو۔ اور یہہ شعر پڑھا کرو۔ عاقبت کی خبر خدا جانے۔ اب تو آرام سے گذرتی ہے۔ مگر یاد رکھو خدا کے حضور جانا ہے جس وقت سب کے اعمال کی کتابیں کھولی جاوینگی اسوقت کیا جواب دوگے؟ پھر آپ نے فرمایا ہے کہ میری کتاب نور الحق کے بالمقابل کتاب عربی میں لکھو :: جناب مرزا صاحب کسی کو کیا غرض پڑی ہے کہ ایسی فضول باتوں میں اپنا وقت ضایع کرے ::

مرزا صاحب پر ہمیں ترس آتا ہے کہ کوئی بھی اس کے اشتہار پر توجہ نہ کریگا۔ اصل میں مرزا صاحب تو جناب مولوی پادری عماد الدین صاحب کو مخاطب کرتے ہیں۔ اور ان کو مخاطب کرنے کی یہہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کسی طرح سے قرآن کا پیچھا چھڑا دیں۔ مرزا صاحب۔ این خیال است و محال است و جنوں۔ اس وقت وہ آپ کی نور الحق کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ جسکو انہوں نے پکڑا ہے اُسکو ٹھکانے لگا کر پھر شاید نور الحق کو جا دبائیں تو اُن کی مرضی۔ مگر بیفایدہ۔ کیونکہ قرآن کے سامنے آپ کی نور الحق کی کیا حقیقت ہے +

مرزا صاحب آپ بہت دور نہ جاویں جناب ڈاکٹر کلارک صاحب معظم کا جوابی اشتہار تو آپ کو مل ہی گیا ہوگا۔ پس آؤ فیصلہ کر لو یعنے آپنے تو براہین احمدیہ میں یہہ دعویٰ کیا ہوا ہے۔ کہ آپ کو غیر زبانوں میں الہام ہوتا ہے۔ جنسے آپ محض ناواقف ہیں۔ مثلاً انگریزی عبرانی۔ آپ کے کئی ایک الہام انگریزی زبان کے اس میں درج بھی ہیں :: پس ہمت کرو صرف دس منٹ تک ڈاکٹر صاحب موصوف کے بالمقابل انگریزی میں تقریر کرو۔ یا اُن زبانوں میں سے ایک میں۔ جنکا جناب ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے اشتہار میں ذکر کیا ہے ::

معمولی کتاب کا ایک صفحہ بلا امداد انسانی لکھو۔ اب آپ کیوں توقف کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب نے آپکو دس روز کی میعاد بھی دیدی ہے۔ لو اب وقت ہے پھر پچھتاؤ گے ✦

مگر مرزا صاحب میں بڑے زور سے اور دعوی سے کہتا ہوں کہ آپ ہرگز ہرگز ڈاکٹر صاحب کا مقابلہ نہیں کر سکوگے اسکو آپ اپنی پیشنگوئیوں کے حاشیہ پر لکھ چھوڑیں آپکو تو الہام سے معلوم ہوا۔ کہ نور الحق کا جواب عیسائی نہیں دینگے یعنے اس کے بالمقابل تحریر نہیں کرسکیں گے۔ اور ہم بغیر الہام آپ کو خبر دیتے ہیں۔ کہ آپ ڈاکٹر صاحب کا مقابلہ ہرگز نہیں کرسکوگے ✦

لو اب ہمت کرو اور ہماری اس پیشنگوئی کو جھٹلاؤ اگر سکتے ہو۔ باقی آپنے اسی اشتہار میں لکھا ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے عیسائیوں کو مباحثہ میں مدد دی تھی۔ یہہ بالکل غلط ہے غلط ہے غلط ہے۔ آپ کی غلط بیانیاں کہاں تک ہم بیان کریں۔ سب واقف ہیں۔ کہ آپ کس رتبہ کے شخص ہیں۔ ہم خدا سے التجا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اس ضلالت اور گمراہی سے نکالے۔ آمین ثم آمین ✦

آپ کا خیر خواہ ۔ فتح مسیح از فتحگڈھ

جناب مرزا قادیانی صاحب کے واسطے ایک مفید صلاح

گذر جو ہوگا کسی روز سوئے مے خانہ
تمہاری آو بھگت خوب شیخ جی ہوگی

بھئی عیسائی بھی کس بلا کے آدمی ہیں جہاں کسی نے بدعت کی ہانک لگائی انہوں نے بھٹھوادیا۔ کرنل الکاٹ کے دھوئیں الگ اڑائے۔ میڈم بلوٹسکی کی قلعی کھول دی۔ مسز بسنٹ کا خاکا الگ اُٹھایا۔ اور مرزا قادیانی کا الگ ناک میں

دم کردیا۔ وہ گت بنائی کہ کچھ نہ پوچھو۔ پر پرزے ڈھیلے کردئے۔ اور سچ پوچھو تو آجکل حضرت کا قافیہ تنگ کر رکھا ہے۔ جی مرزا صاحب آپ لاکھ پاپڑ بیلیں۔ سیکڑوں جتن کریں۔ مگر ہندوستان میں تو کوئی آپ کی مسیحائی کا قائل نہیں ہوتا۔ لیجئے بندۂ درگاہ آپ کو ایک سہل سا نسخہ بتائے دیتا ہے۔ ایسی حکمت عملی سوجھا ہے جو کبھی پٹ ہی نہ پڑے۔ ہلدی لگے نہ پھٹکری۔ مگر رنگ چوکھا آئے۔ کل ہی بدھنا بوریا باندھ۔ اور الہام کی پوٹ بغل میں داب مکہ کی راہ لو۔ گذشتہ رمضان کے مہینہ میں کسوف و خسوف کے وقوع نے واں کے لوگوں کے دلوں میں ایک جوش پیدا کردیا ہے۔ بس جاتے ہی مہدی بن بیٹھئے۔ پھر دیکھئے پانچوں گھی میں تر ہوتی ہیں کہ نہیں۔ کھجوروں کا ذائقہ الگ چکھئے۔ دنبوں پر الگ ہاتھ صاف کیجئے۔ مٹھی دوسری طرف گرم نہ ہو تو ہمارا ذمہ۔ اور دبدبہ کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں۔ مگر جاتے ہوئے الہام کی پوٹ پیچھے بھول نہ جانا۔ یہی تو سونے پر سہاگہ کا کام کریگی۔ کیوں حضرت نہ کہئے گا۔ کیا عمدہ ترکیب ہے۔ ہے ایک تی باون تولہ کا نسخہ ہے مگر اس ترکیب سے فائدہ اُٹھا کر انجناب کو بھول نہ جائیگا۔ یاروں کے حصہ کا خیال ضرور رہے ✦

راقم

مانو نہ مانو آپ کو یہہ اختیار ہے ✦

منقولات

سر سیّد احمد خان بہادر اور دورہ پنجاب

فی الحال سر سید احمد خان بہادر نے علیگڈہ کالج کے لئے چندہ جمع کرنیکو پنجاب کا دورہ کیا اور پندرہ سولہ ہزار روپیہ بھی کرلائے لیکن پنجاب کے مسلمانوں کا خیال بعض نکتہ چینیوں نے سخت مخالفت کیساتھ بدلنا شروع کیا ہے وہ کہتے ہیں پنجاب کے لوگوں کو مدرستہ العلوم علیگڈہ کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا پھر کوئی ضرورت نہیں ہے کہ یہاں کے لوگ اپنے اسلامیہ کالج لاہور کی امداد چھوڑ کر علیگڈہ کالج کے لئے چندہ دیویں پنجاب کے مسلمانوں کو جہاں تک ممکن ہو اسلامیہ کالج لاہور کی مدد کرنی چاہئے جس نے تھوڑے ہی زمانہ میں اس قدر ترقی کی صورت دکھلائی ہے اور جس میں پنجاب کے سو ۵ مسلمان لڑکے ہوقت تعلیم پا رہے ہیں۔ اگر اسکی طرف سے ذرا بھی توجہ کم کی گئی تو اس ہونہار انسٹیٹیوشن کا خاتمہ ہوجائیگا اور پنجاب کے مسلمانوں کو جو اس وقت فائدہ پہنچ رہا ہے اور آئندہ بیش بہا فائدہ پہنچنے کی اُمید ہے اُس کا خون ہوگا۔ سر سید صاحب اس کا جواب دیتے ہیں کہ علیگڈہ کالج سے پنجاب کے مسلمانوں کو سب اطراف کے مسلمانوں سے زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔ انہوں نے تعداد بتائی ہے کہ اس قدر پنجاب کے مسلمان لڑکے کالج میں تعلیم پارہے ہیں اور اس قدر علیگڈہ کالج اُنپر صرف کرتا ہے لیکن معترض اُسکو تسلیم نہیں کرتے ہیں اسلامیہ کالج لاہور میں اس سے زیادہ تعداد کو تعلیم ہورہی ہے اور روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے پس پہلے اپنے گھر کے چراغ کو جلا لیویں اور ایسا بالیں کہ وہ بجھنے نہ پاوے تب دوسری طرف دیکھیں سید صاحب کے دوست لوگ کہتے ہیں اسلامیہ کالج لاہور کو توڑ کر اُس کا کل سرمایہ علیگڈہ کالج میں لگا دینا چاہئے کیونکہ علیگڈہ کالج سے بڑھکر ہندوستان میں کوئی کالج مسلمانوں کا نہیں ہے پس جہاں تک ممکن ہو اسی کو تقویت دینی چاہئے کیونکہ مسلمانوں میں اسوقت ایسی طاقت نہیں ہے کہ وہ ایک سے زیادہ کالج کو پوری امداد پہنچا سکیں اور نہ علیگڈہ کالج کے برابر کوئی دوسرا کالج پہنچسکتا ہے پس مسلمانوں کو مختلف قوتیں یکسو کرنا چاہئے اور یکدل ہو کر ہندوستان میں ایک کالج ایسا تیار کرنا چاہئے جس سے اُن کی آئندہ نسلوں کو کافی فائدہ پہنچنے کی اُمید قوی ہو ✦

اس بات سے پنجاب کے مسلمان اور بھی ناخوش ہوگئے کہ

سرسید اسلامیہ کالج لاہور کے توڑنے ہی کے خواہشمند ہیں وہ کیسے ہمدرد قوم ہیں جو اسلامیہ کالج کے قیام سے ناخوش ہیں جس سے پنجاب کے مسلمانوں کو بیش بہا فائدہ پہنچ رہا ہے ✚

علاوہ اس کے پنجاب کے مسلمانوں نے ایک جلسہ بھی کیا اور اُس میں سید صاحب کو چندہ دینے سے سخت نفرت ظاہر کی اور عام مسلمانوں کو انکا ساتھ اور مدد دینے سے منع کیا اور سید صاحب کی تفسیر کا ذکر کر کے اُن کی طرف سے مسلمانوں کو نفرت دلائی اُسی جلسہ میں یہہ بات بھی ظاہر کی گئی کہ سید صاحب اپنے چند دوست حکام کے دباؤ سے پنجاب میں مسلمانوں سے چندہ وصول کرنا چاہتے ہیں سرکار اس کی خبر لے ✚

الغرض ایسی ہی ایسی مخالفت کی خبریں سنائی دیتی ہیں اور سید صاحب پر سخت خودغرضی کا الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ اپنے علیگڈہ کالج (جس کا لایف سکرٹری اپنے بیٹے سید محمود کو بنا رکھا ہے) کے آگے کسی کالج کی ترقی نہیں چاہتے اور یہہ بات ہمدردی قوم کے بالکل خلاف ہے اگر صرف ایک کالج سے کام چل سکتا تو گورنمنٹ کیوں ہندوستان کے ہر ہر ضلع میں کالجوں کے قایم کرنے میں اتنی دولت صرف کرتی سرسید کو چاہئے کہ گریبان میں مُنہہ ڈال کر سوچیں ✚

سید صاحب اگرچہ پندرہ سولہ ہزار کی رقم وصول کر لائے لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ اس مخالفت سے کچھہ نہ کچھہ ضرور اثر پڑا اس لئے کہ جس جوش کے ساتھہ سرسید کا ڈیپوٹیشن پنجاب جانے کو تیار ہوا تھا وہ قایم نہ رہا نہ نواب محسن الملک نے ساتھہ دیا اور نہ شمس العلما مولوی ذکاء اللہ اور سید محمود صاحب اس دورہ میں تشریف لے گئے صرف اکیلے سرسید ہی تشریف لے گئے اور بہت جلد واپس چلے آئے ✚

لاہور کے اخبار عام میں کسی لاہوری صاحب نے چھپوایا ہے کہ سرسید اسبات کا دعویٰ کر کے گئے تھے کہ ہم تقریباً ایک لاکھ روپیہ پنجاب سے لے جائیں گے لیکن باوجود خانہ بخانہ اور رنڈیوں تک کے گھروں کی گدائی کرنے کے اور باوجود بعض سرکاری عہدہ داروں کے طرف سے رعایا پر ناجایز منصبی دباؤ ڈلنے کے بھی چندہ کی تعداد پنجاب بھر سے پندرہ سولہ ہزار تک پہنچی معلوم ہوئی سرسید کو یقیناً سخت افسوس ہوا ہوگا کہ اس پیرانہ سالی میں خواہ مخواہ انہوں نے اپنا بھرم کھویا ✚ (رفیع الاخبار)

At a public dinner given to Mr. Dickenson on Saturday the 18th of April 1868 in the city of New York by the representatives of the Press of the United States of America the gentleman made, among others, the following observations :—

* * * * * * * * * * * *

"I have seen around me changes-changes moral changes, Physical changes, in the amount of land subdued and peopled, changes in the rise of vast new cities, changes in the growth of older cities, almost out of recognition, change on the graces and amnesties of life, *Changes in the Press, without whose advancement no advancement can take place anywhere.*"

یہہ حال بعینہ ہندوستان کا ہے کہ سرکاری عملداری میں اس ملک نے کیسی کیسی ترقیاں کیں جابجا نئے نئے شہر بس گئے پُرانے اس طرح آباد ہو گئے کہ پہچانے نہیں جاتے۔ زمین کہیں ویران نظر نہیں آتی آبادی کی کثرت سے رہنے کو جگہہ نہیں ملتی۔ یہہ بڑا ملک جس کے باشندوں کو ایک دوسرے کی خبر برسوں نہیں ہوتی اس طرح قابو میں آگیا گویا ایک ہی گھر ہے آبادی سے پہاڑوں کی صورتیں بدل گئیں نہروں کے سبب سے دریاؤں کی شکلیں پہچانی نہیں جاتیں۔ ڈاک۔ ریل تار گلی گلی دیکھہ لیجئے یہہ بڑے میاں کیوں کہے ہیں۔ ان کا لڑکا یہاں سے ہزار کوس پر ہے اُس کا تار آیا ہے پڑھلانے کو لائے ہیں ڈیڑھ پیسہ کی ضرورت ہے پوسٹ کارڈ پر لکھیا کلکتہ سے آگئیں ✚ بمبئی میں جمعرات کی شادی ہے اور آج سہ شنبہ کو دہلی سے ریل میں بیٹھے اور شادی میں شریک کابل میں امیر عبدالرحمن خان کو جماہی آئی اور دوسرے دن لندن میں موجود۔ سو ڈانہیں کسی نے سر کھجایا اور یہاں کوچہ و بازار میں خبر اُڑ گئی ✚

یہہ باتیں پہلے کہاں نصیب تھیں خاصکر اخبار و پریس کا اہتمام جو اسوقت ہے کبھی نہ ہوا ہمارے ملک کے اُردو اخباروں نے گو اور ملکوں کے برابر ترقی نہیں کی لیکن پھر بھی جو بات کہ انہیں اس وقت حاصل ہوئی کبھی نہ تھی ✚ اُردو زبان انہیں سے رہ گئی ہندوستان کو ہندوستان انہیں کی بدولت سمجھا جاتا ہے کیونکہ جب ہمارا علم ہماری کتابیں سب کالعدم ہو گئیں اخبار نہوں تو یہہ بھی معلوم نہو کہ ہم کون ہیں اور ہماری زبان کیا ہے انگریزی میں جو عبارت پہلے نقل ہوئی اُس میں آخر کو یہہ نتیجہ نکلا ہے کہ اخباروں کی ترقی بغیر کوئی ترقی ممکن نہیں ✚ واقعی اخبار کی ترقی ملک کی ترقی کا ثبوت ہے گورنمنٹ کی طرف سے تو اخبار اور اخبار نویسی کی بڑی عزت ہے ہندوستانی اگر کچھہ کر سکتے ہیں تو اخبار کی قدر کریں تب تک ہم اس امید پر اس کی ترقی میں کوشش کرتے ہیں۔ بطاعت کوش گر عشق بلا انگیز میخواہی متاع جمع کن شاید کہ غارت گر شود پیدا ✚ (نصرت)

ایک دلچسپ روایت

ایک سوداگر کسی شہر کو معہ اپنے مال و اسباب کے جاتا تھا راہ میں وہ ازحد بیمار ہو گیا اُس حالت غریب الوطنی میں نہ کوئی دوست نہ عزیز تھا کہ اُس کی خبرگیری کرتا ایک پادری صاحب اِس خبر کو سنکر اُس کے پاس گئے اور کہا کہ آپ کی حالت بہت خراب ہے سوداگر نے بڑے افسوس کے ساتھہ جواب دیا کہ واقعی آپ سچ کہتے ہیں ڈاکٹر صاحب بھی جواب دیگئے انہوں نے کہا کہ صرف تھوڑی دیر اور جینے کی امید ہے بس۔ پادری صاحب نے اُس حسرت آمیز گفتگو پر بڑا افسوس کیا اور پوچھا کہ آپ مرنے کے لئے تیار ہیں۔ اُس نے بڑے رنج کے ساتھہ جواب دیا کہ نہیں۔ کاش کہ چند لمحے یا کم سے کم تین گھنٹے اور ملجاتے تو میں تیاری کر لیتا۔ پادری صاحب بولے اے عزیز دوست اب اس قدر وقت کہاں

یہہ خوب سمجھ لو کہ تمہاری تیاری کے لئے تین برس بھی بغیر مسیح پر بھروسا کرنے کے کافی نہوں گے اگر تم اُس کو اپنا ذریعہ ٹھہرا لو تو صرف تین منٹ میں تم طیار ہو سکتے ہو تب اِس نیک مرد نے کتاب الٰہی سے چند آیات اُس پژمردہ دل بیمار کو پڑھکر سنائیں اور اُس کا چہرہ بشاش ہو گیا دل میں جو اُداسی تھی کافور ہو گئی اور اُس نے مسیح کے ذریعہ سے خدا کے حضور گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی اور اُس کو صرف تین لمحہ کے اندر نجات مل گئی وہ پادری صاحب کا از حد مشکور ہوا اور کہنے لگا کہ خدا کی تعریف ہو کہ جس نے مجھ گمشدہ کے لئے ایسے وقت پر آپ کو میری رہنمائی کے لئے بھیجا اور بعد ازاں وہ راہی ملک بقا ہو گیا +

(رفیق نسوان) .

رُوس کی آمد آمد

اخبار دارالسلطنت لکھتا ہے کہ: ہندوستان پر حملہ روس کی اکثر خبریں ہم پبلک میں پیش کرتے آئے ہیں اور یہہ خبر بھی ہم ناظرین کو سنا چکے ہیں کہ جزیرہ کو یا گورنمنٹ چین کے حوالہ کر کے روس نے وادی مرغاب اور پامیر کی نسبت اُس سے دست برداری حاصل کر لی۔ اور اسی طرح کاسپین دریا کے چند بندر فارس کو دیکر اُس سے خراسان کی چند گھاٹیاں عوض میں لی ہیں۔ چونکہ یہہ سب کارروائیاں محض حملہ ہندوستان کے ارادہ سے کی گئی ہیں اس لئے اب وہ خاموش بیٹھنا نہیں چاہتا۔ ہمیشہ سے روس کا قاعدہ رہا ہے کہ اُس نے جس ملک کو اپنے ممالک محروسہ میں شامل کیا اُس سے ایک خفیف رقم ٹیکس کی بطور خراج لیا کیا لیکن ہندوستان پر حملہ آور ہونا کوئی معمولی بات نہیں ہے یہاں تک پہنچنے کو ایسے عظیم سرمایہ اور ایسے بڑے انتظام و اہتمام کی ضرورت ہے جو بر سر موقع جنگ یا بعد اختتام جنگ ہندوستان کو دوسری تین سلطنتوں فارس چین اور افغانستان کا جواب دینے کو یہی نہیں کہ صرف کافی ہو بلکہ اُس کے جبروت و جلال کے قایم رکھنے والے بھی ہوں اسی نظر سے اُس نے ترکستان اور بخارا وغیرہ میں پرمٹ کا محصول جاری کرنا شروع کیا ہے۔ اضافہ آمدنی کی ضرورت اوقات جنگ کے سوا کسی دوسرے وقت میں نہیں پڑتی پس اس سے بھی ثابت ہے کہ حملہ ہندوستان کے لئے پوری طرح وہ مستعد ہے + ایک دوسری چال اُس کی قبضہ کافرستان کی طرف ہے۔ اُس کی جوق جوق فوجیں کافرستان پر چڑھائی کی نیت سے آ رہی ہیں۔ کافرستان کا قبضہ روس میں آنا بھی دلیل حملہ ہندوستان ہے امیر افغانستان نے اُس کی یہہ کارروائی دیکھکر بہ نظر محافظت افغانستان یا ہندوستان قبضہ کافرستان کے لئے سبقت کی ہے۔ جنرل غلام حیدر خان کو امیر نے کافرستان پر چڑھائی کا حکم دیدیا۔ اور وہ فوجیں لے کر کافرستان کی طرف روانہ ہو گیا کافرستان ایک غیر آباد ملک ہے اس وقت تک وہاں نہ تو کوئی سلطنت ہے اور نہ وہاں کوئی بادشاہی کرتا ہے جو فوجوں کا انتظام ہو اور کوئی بر سر مقابلہ آئے۔ ہاں طایف الملوکی البتہ ہے وہ لوگ جنرل کا کسی قدر مقابلہ کریں تو کریں۔ مگر افغانیوں کو مار ہٹانا کافریوں کا کام نہیں ہے اس لئے کافرستان پر قبضہ امیر ہمکو کوئی امر دشوار نہیں معلوم ہوتا: سلطنت افغانستان میں الحاق کافرستان کے بعد روس کونسی چال اختیار کریگا اس کی نسبت ابھی کوئی رائے لگائی نہیں جا سکتی۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ روس اگر کافرستان کے قبضہ کا خیال اس خوف سے چھوڑ بھی دے کہ افغانستان سے اُسکو نوبت مقابلہ آئیگی تو بھی تاتار کی جانب سے وادی مرغاب ہو کر اُس کے ہندوستان آنیکا مزاحم کون ہے۔ کوئی بھی نہیں۔ قبضہ کافرستان سے اُس کو اِس قدر ضرور عافیت ہوتی کہ وہ اہتمام مزید کے ساتھ ایک قہار فوج جلد سرحد ہندوستان پر اُتار دیتا اب اُس کو اپنے اسی وادی مرغاب کے تنگ راستے سے آنا پڑیگا اور کچھہ دنوں تک ہندوستان حملہ روس سے محفوظ رہیگا ورنہ اب ہندوستان پر اور روسی حملہ نہ ہو یہہ غیر ممکن ہے +

واقعات اور رائیں

مذہبی اوقاف

ان دنوں مذہبی اوقاف اہل ہنود کی نسبت بنگال لیجس لیٹو کونسل میں بنگالیوں نے چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے اس کی وجہہ یہہ ہے کہ مندر تار کیشور بنگال اور تریتی ناتھہ مندر کے مہنتوں نے دولت کثیر پا کر بہت ناجایز چال چلن اختیار کیا ہے۔ اور راسخ الاعتقاد ہنود کی سخت محنت کی کمائی کا روپیہ جو مذہبی نیک کاموں کے لئے مندر پر چڑھایا جاتا ہے اُسکو عیاشی اور مقدمہ بازی میں تباہ کرنا شروع کیا ہے۔ اس لئے سرکار سے چاہا جاتا ہے۔ کہ وہ کوئی قانون نافذ کرے۔ کہ مندروں پر جو روپیہ چڑھایا جاتا ہے وہ اُسی نیک کام میں صرف کیا جائے جو کہ چڑھاوا چڑھانے والوں کا مقصود دلی ہوتا ہے مندر کے مہنتوں کو اس دولت کے تہس نہس کرنے کا اختیار نہ رہے: بات تو بہت ٹھیک ہے اور ضرور ایسا ہونا چاہئے۔ لیکن کوئی امید نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ اسبارہ میں کوئی نئی بات پیدا کرے گی البتہ کانگریسی بابوؤں کی حالت پر وہ قہقہہ لگائے گی جو بڑے بڑے ملکی معاملات میں دخل دینے کی خواہش مند ہیں لیکن وہ اپنے مذہبی اوقاف کا انتظام تک اپنے ہاتھوں میں نہیں رکھ سکتے +

(رفیع الاخبار)

ایک جوان عورت کی ہوشیاری

مارننگ پوسٹ ایک گجراتی اخبار کے حوالہ سے ایک عجیب واقعہ لکھتا ہے کہ شولاپور اور بیجاپور کے درمیان ٹڈوال کے ریلوے اسٹیشن پر ایک عورت سات آٹھ سو روپیہ کا زیور پہنے ڈیڑھ سالہ بچہ گود میں لئے ہوئے آئی اور اسٹیشن ماسٹر سے ٹکٹ طلب کیا۔ لیکن اُس نے کسی حیلے سے ٹکٹ نہ دیا۔ ظاہرا عورت کو روکنے کی نیت تھی۔ ٹرین ٹھیک وقت پر آکر چلی گئی۔ عورت سے کہدیا کہ فلاں کمرے میں جا بیٹھ۔ دوسری گاڑی آویگی اُس میں چلی جانا جب عورت کمرے میں پہنچی تو سٹیشن ماسٹر ایک تلوار ہاتھ میں لئے تین چار قلیوں کے ہمراہ وہاں گیا اور عورت سے کہا کہ اپنا زیور اُتار کر ہم کو دیدے ورنہ ہم تجھکو مارڈالیں گے اُس نے زیور اُتار کر اُن کے حوالہ کیا۔ حملہ کرنیوالوں نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ کچھ اور ارادہ کیا۔ عورت نے روکنا چاہا لیکن جب زیادہ دھمکایا تو عورت نے اپنے حواس کو بجا کیا اور ایک منٹ کے لئے باہر جانے کی اجازت مانگی +

سٹیشن ماسٹر اور اُس کے ساتھیوں نے کہا کہ تو بھاگ جائیگی اس پر عورت نے اپنے بچہ کو بطور ضمانت اُنکے اندر چھوڑنے کو کہا اور کمرے سے باہر نکلکر فوراً کواڑ بند کرکے زنجیر لگادی اور اس طرح سب کو کمرے میں بند کردیا +

اُنہوں نے کواڑ توڑنے کی کوشش کی لیکن رایگان گئی پھر اُنہوں نے بہاری بڑی دہمکایا اور منت سماجت بھی کی کہ کواڑ کھولدے لیکن اُس نے انکار کیا اور دروازہ پر کھڑی رہی۔ تب اُن لوگوں نے بچہ کو مار ڈالنے کی دہمکی دی اور آخرکار بچہ کو تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرکے کمرے کے ایک سوراخ سے باہر پھینکدیا لیکن عورت پر کچھ اثر نہوا اور وہ دروازہ پر مستقل کھڑی رہی صرف یہہ کہتی رہی کہ میں اپنی عصمت پر بچہ کو تصدق کرادوں گی لیکن اپنے کو ایسے چالاک بدمعاشوں کے سپرد نکروں گی۔ اس وقت ایک مال گاڑی اسٹیشن کے قریب آگئی۔ لیکن آگے نہ بڑھ سکی کیونکہ کسی شخص نے سگنل نہ دیا تھا۔ ڈرایئور اور گارڈ دونوں ٹرین پر سے اسٹیشن پر آئے جہاں اُنہوں نے عورت کو دیکھا جس نے اُن سے سارا قصہ کہا۔ اس وقت چند گاؤں والے بھی آگئے۔ دروازہ کھول کر آدمیوں کو حراست میں لے لیا اور فوراً بیجاپور پہنچا دئے گئے +

مسیحیت کے انسداد کی کوشش

پیسہ اخبار ناقل ہے کہ ۱۵ ایڈورڈ مشن کالج میں دو ہندو طالبعلموں کے عیسائی ہوجانے پر کل کالجوں کے ہندو طالبعلموں میں جوش پھیلا اور ۲۶-اپریل کو باولی صاحب میں جلسہ ہوا جس میں ہندو طالبعلموں کو عیسائی ہونے سے بچانے کی تجاویز پر بحث کی گئی۔ اور اس غرض کے لئے ایک نیشنل فنڈ کی بنیاد ڈالی گئی جس میں اُسی وقت کچھ رقم جمع ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ مشن کالج کے پہلے سال کی جماعت سے تیس اور تیسرے سال کی جماعت سے بیس ہندو طالبعلم دوسرے کالجوں میں داخل ہونے کے لئے نکل آئے۔ مدسنا گیا کہ مشن کالج کے ایک دو مسلمان طالبعلم بھی عیسائی مذہب کی طرف میلان رکھتے ہیں +

ریاستی اخبارات

ہندوستان میں اخبار نویسی کسی قدر آزاد سمجھی جاتی ہے ہر چند کہ وہ بہت سی قیود اور شرائط سے پابند ہے۔ تاہم انگریزی علاقے میں خدا کے فضل سے دیسی ریاستوں سے لاکھوں کوس کا فرق ہے۔ ہم ریاست میسور کے ایک اخبار کے ایک سال کے لئے بند کئے جانے کی خبر لکھ چکے ہیں۔ آج ایک حیدرآباد دکن کے اخبار سے ایک فقرہ نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان ریاست میں اخبارات کیسی ناگفتہ بہ حالت میں ہیں۔ خبیر اورنگ آباد لکھتا ہے کہ پچھلے ہفتے کچھ ایسے خاص مقامی غیر اختیاری اسباب پیش آگئے کہ ہمارا پرچہ نہ نکل سکا۔ لیکن اب ہمارے اخبار کے لئے یہہ حکم ہوا ہے کہ آیندہ سے مضامین اخبار جناب اوّل تعلقدار صاحب کے ملاحظہ اور دستخط کرانے کے بعد درج کیا کریں۔

ہمیں ایک لاہور کے پرانے اخبار نویس سے معلوم ہوا تھا کہ آج سے بیس پچیس سال پیشتر جبکہ سر چارلس ایچسن سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب لاہور کے ڈپٹی کمشنر تھے تو وہ اخبار نویس اپنے اخبار کے مضامین چھاپنے سے پہلے انہیں سنا کر دستخط کرایا کرتا تھا۔ مگر اخبارات کی آزادی بڑھنے سے وہ ناموزون طریق جلدی سے چھوٹ گیا +

عیسائی کا ہندو ہونا

گجرانوالہ سے ایک صاحب اخبار عام کو لکھتے ہیں کہ بروز ۲۹-اپریل کو ایک شخص ساکنہ ضلع سیالکوٹ کو جو پہلے ہندو تھا لیکن عرصہ ۳ سال سے عیسائی ہوگیا تھا۔ مندر آریہ سماج گوجرانوالہ میں چند سکھوں اور آریہ سماج کے ممبروں نے دوبارہ پھر ہندو بنالیا۔ اُس کو کوئی سخت پرایشچت مطابق شاستر کے نہیں کرایا گیا اور نہ کوئی سخت قید لگائی گئی تھی کہ جس سے اُس کو بھی معلوم پڑتا کہ مینے دوبارہ ہندو مذہب اختیار کیا ہے۔ گویا اس کے ذریعہ نئی روشنی والوں نے ایک نمونہ کھڑا کیا ہے بعضے جو کسی لیڈی وغیرہ کے واسطے عیسائی مت اختیار کرتے ہیں ان کو اب اس سے حوصلہ ہوگا کہ ہم بغیر کسی مذہبی سخت قید کے پھر کچھ عرصہ کے بعد ہندو ہوسکتے ہیں۔" یہہ مسئلہ واقع میں ہندو رفارمروں کے لئے نہایت غور کے قابل ہے کہ کن صورتوں میں کسی عیسائی شدہ ہندو وغیرہ کو پھر ہندو کرنا مناسب ہے: ہندو شاستروں میں تو یہہ لکھا ہے کہ جو شخص جبر سے۔ بیہوشی سے۔ نشہ اور بدمستی کی حالت میں۔ دغا و فریب سے یا ایسی صورتوں میں کہ جنبر اس کا کوئی قابو نہ چلتا تھا یا جان کے خوف سے ہندو مذہب سے غیر مذہب میں چلا جاوے وہ دوبارہ چند اقسام کے پرایشچت کرکے ہندو مذہب میں آسکتا ہے۔

لیکن جو شخص بقائمی ہوش و حواس اور بلا کسی جبر کے اپنی مرضی سے عیسائی یا مسلمان ہو جاوے اور اُن ممنوعات کو اختیار کرے جو ہندو ہونے کی حالت میں سخت ممنوعات تھیں۔ وہ کسی صورت میں دوبارہ ہندو نہیں ہو سکتا۔ اور آدمی ساتھ شامل ہو جاوے وہ بھی ویساہی پتت ہے"۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہم اس وقت اس بحث کے لئے تیار ہیں کہ یہہ بات ثابت کریں کہ یہہ جو طریقہ ہندوؤں میں چلا آیا ہے اُس میں بھی کئی ایک قسم کی خوبیاں ہیں جو دوسری صورت میں مفقود ہو جاتی ہیں:۔ اگر کوئی صاحب اس معاملہ پر بحث اُٹھانا چاہیں تو ہم خوشی کے ساتھ اس ضروری مسئلہ پر ان کے جواب میں اپنے خیالات ظاہر کریں گے ؟

اخبار نویسی اور اُسکی ذمہ واریاں

لارڈ الگن نے کچھ عرصہ ہوا کلکتہ میں اخبار نویسی کے متعلق ایک نہایت عمدہ تقریر کی تھی:۔ لارڈ موصوف عنان حکومت سنبھالنے کے چند روز بعد ہی مرحوم بابو کرسٹو داس پال کا سنگین بت عوام کے روبرو پیش کرنے کے لئے مدعو کئے گئے۔ بابو کرسٹو داس پال اخبار ہندو پیٹریٹ کے اڈیٹر تھے اور معزز پیشہ اخبار نویسی کے باعث فخر تھے۔ اوّل لارڈ الگن نے کرسٹو بابو کی مختصر سوانح عمری اور اُن کی زندگی کے بڑے بڑے واقعات بیان کئے اور بعد ازاں فن اخبار نویسی کے متعلق اپنے اعلیٰ درجہ کے خیالات عام طور پر ظاہر کئے انہوں نے فرمایا کہ "میں خیال کرتا ہوں کہ تعلیم یافتہ اشخاص کی اعلیٰ صفات پر اس سے بڑھکر اور کوئی ہتک نہیں ہو سکتی کہ عام رائے کے ایک آلہ کو جو ہماری روزمرہ کی زندگی پر بڑا بھاری اقتدار رکھتا ہے اُسے نہایت لیاقت اور کامیابی سے چلایا جاوے۔ کسی بات کا پتہ اور کھوج نکالنا اور جا بجا سے خبریں حاصل کرنیکی ترکیب۔ موقعہ بموقعہ اپنی مرضی کے مطابق انہیں شایع کرنا جرات کے ساتھ اور بے رو رعایت ہو کر ان کو استعمال میں لانا۔ آزادی لیاقت اور تہذیب کے ساتھ اُس پر اپنی رائے ظاہر کرنا ایسی صفات ہیں جو ہر شخص میں نہیں دیکھنے میں نہیں آتیں"۔ اس کے علاوہ لارڈ الگن نے اخبار نویسی کی خوبیوں اور اُس کی عظمت کے متعلق اور بہت کچھ کہا اور اس کے نشیب و فراز بھی دکھلائے جو ہر طرح سے صحیح تھے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اخبار نویسی ایک دقیق اور اہم کام ہے اور اس کو جیسا کہ چاہئے نباہنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ تجربہ سے یہہ ثابت ہوا ہے کہ جب تک کسی میں اس طرف قدرتی میلان طبع نہ ہو اور کچھ خداداد استعداد کا سہارا نہ ہو اصلی بات حاصل نہیں ہوتی۔ مانا کہ مشق انسان کو کمالیت پر پہنچا دیتی ہے مگر ورق سیاہ کرنے اور کوئی بات نکالنے میں بہت بڑا فرق ہے +

(ہفتہ وار)

ایک تجویز

ہندوستان میں گوکشی کے متعلق آئے دن نئے فساد ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ گوکشی کے انسداد سے لاچار ہے کیونکہ گورہ سپاہ کا بغیر بیف کے گذارہ مشکل ہے۔ ان کے لئے بیف ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ہندو کے لئے دال ہے۔ اسی باعث گورنمنٹ مجبور ہے کہ ہر ایک چھاؤنی میں بوچڑ خانے جاری رکھے۔ گائے کا ذبح کرنا ہندوؤں پر شاق ہے۔ لیکن گورنمنٹ مجبور ہے۔ اس مشکل کے رفع کرنے کی ایک عمدہ تجویز اہل آسٹریلیا کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ وہاں مویشی بافراط پرورش کئے جاتے ہیں جنکا گوشت برف میں بند کر کے دور دراز ملک میں بذریعہ جہازوں کے بھیجا جاتا ہے۔ فی الحال آسٹریلیا کے تاجروں نے گورنمنٹ کو لکھا ہے کہ تمام گورہ فوجوں کے لئے بیف ہم سے لیا جاوے اور ہندوستان میں تمام بوچڑ خانے بند کئے جائیں۔ حضور کمانڈر انچیف نے اس تجویز کو اس شرط پر قابل پذیرائی تصور فرمایا ہے کہ آسٹریلیا کا بیف ہندوستان کے خرچ پر میسر آئے۔ اگر اسی خرچ پر آسٹریلیا والے بیف دینگے تو سر جارج وائٹ صاحب بہادر فرماتے ہیں کہ ہمیں ہندوستانی بیف کی جگہ آسٹریلین بیف کے استعمال کا حکم دینے میں تامل نہ ہوگا۔ اس تجویز سے جو عظیم پولٹیکل فائدے مدنظر ہیں اُنکے مقابلہ میں اگر سیقدر خرچ زیادہ بھی پڑے تو قابل منظوری ہوگا +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں فتح برما کی یادگار میں ۲۹ جون کو جلسہ دعوت دیا جائے گا۔ اس جلسہ میں لارڈ لینسڈون صاحب نے میر مجلس ہونے کی درخواست منظور کی ہے +

لنڈن کے رسالہ ۱۹ویں صدی میں والیان ہند کی نسبت نمایاں تجویز پیش کی ہے۔ وہ تجویز یہہ ہے کہ تمام والیان ریاست کو ہوس آف لارڈز میں داخل کر کے برٹش ہند کے شاہی معاملات میں اُن سے بھی رائے لی جایا کرے +

پیرس میں مسٹی ہنری انارکسٹ کو سزائے قتل کا حکم دیا گیا ہے اس شخص نے ایک پر رونق مقام میں گولہ پھینک کر بربادی دکھائی تھی حکم موت سنکر وہ کچھ بھی مطلق نہ ڈرا بلکہ افسوس کرتا تھا کہ بہت امیر لوگ نہ مرے +

فرنچ پارلیمنٹ کے سوشلسٹ ممبروں نے سرکاری ممبروں پر شدید الزام عاید کیا کہ وہ انارکسٹ مفسدوں کو درپردہ رشوت دیکر اُکساتے ہیں۔ اس پر وزیر اعظم نے استعفا کی دھمکی دی۔ لیکن پارلیمنٹ نے کثرت رائے سے اعتبار کا ووٹ پاس کیا +

مسٹر گلیڈسٹون کے پرائیویٹ کتب خانہ میں پچاس ہزار مختلف جلدیں موجود ہیں۔ اور ان میں کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جس کا انہوں نے مطالعہ نہ کیا ہو اور جس پر پورا عبور حاصل نہ ہو +

ملک اٹالیہ نے قومی ہمدردی کا ذریعہ یہ خیال کیا ہے کہ ایک سال تک بعض اشیاء مثل زیورات و تصویرات جو اکثر خرید لیا کرتے تھے موقوف کر کے اُن روپیوں سے غربائے قوم کی اعانت کریں +

جاپان میں منجملہ بواعث طلاق کے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کسی شخص کی بیوی بہت باتیں کرتی ہو تو وہ اُس کو فوراً طلاق دے سکتا ہے۔ بدنصیبی سے جاپان میں عورتیں بڑی باتونی ہوتی ہیں +

ولایت میں نامہ بری کے لئے کبوتر کی جگہہ ابابیل سے کام لینے کی کوشش کی گئی۔ اس میں کامیابی ہوئی۔ کبوتر سے ابابیل کی پرواز تیز ہے۔ ۱۵۰ میل ڈیڑھ گھنٹہ میں طے کیئے +

بقول ایک ماہر کے دنیا کی آبادی میں عورتوں کی تعداد ہر سال بڑھتی جاتی ہے۔ ایک جرمن محاسب نے اندازہ کیا ہے کہ تین ہزار سال کے بعد مرد پیچھے دو سو بیس عورتیں ہونگی +

ہندوستان میں ۲۰ کروڑ، ۷ لاکھ برہمن ہیں اور ۲۰ لاکھ سکھ۔ ڈیڑھ لاکھ جین، ۷ لاکھ بودہ۔ ۵ کروڑ، ۷ لاکھ مسلمان۔ ۲۰ لاکھ عیسائی۔ باقی اور اقوام مختلف المذاہب ہیں +

ٹکسالوں کے دوبارہ کھلنے کا مسئلہ گورنمنٹ ہند کے زیر غور نہیں ہے ÷ حضور قیصر ہند کی سالگرہ ہندوستان میں ۲۴ مئی کو منائی جائیگی ÷ شملہ پر دربار لیوی منعقد ہوگا ÷

انجمن نعمانیہ لاہور کے ڈیپوٹیشن نے سررشتہ تعلیم پنجاب کے ڈایرکٹر کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ سرکاری مدارس میں مسلمان طلباء کو مذہبی تعلیم بھی دیجائے۔ اِس درخواست کا ہنوز کچھ جواب نہیں ملا +

سیالکوٹ کے دہقانوں نے بخار کا سہل علاج دریافت کیا ہے جسکو بخار آتا ہو اُس کی چارپائی نیم کے درخت کے نیچے رکھدیتے ہیں اور تین دن رات اُس کو وہیں سلاتے ہیں۔ بہت آدمیوں کو اس طرح آرام ہوجاتا ہے +

لاہور کے نواب غلام محبوب سبحانی کی بیگم صاحبہ کے نام سنٹرل اینس صاحب کی عدالت سے سمن جاری ہوا ہے کہ ایک ہفت سالہ لڑکی کو ضرب شدید پہنچانے کے جرم میں جوابدہی کریں +

فیروزپور کے نابینا وکیل چند سنگھ نے پنڈت اگنی ہوتری اڈیٹر و پروپرائٹر دھرم جیون پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند جو ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دایر کیا تھا اُس میں ملزم کو دوسو روپیہ جرمانہ کی سزا ملی +

لاہور ریلوے پولیس نے ایک چور کو جو عورتوں کی گاڑی میں چڑھکر بنچ کے نیچے چھپ رہا تھا گرفتار کیا۔ چور نے اقبال کر لیا ہے کہ میں ہمیشہ اسی طرح سے عورتوں کا اسباب چُرا لے جایا کرتا ہوں +

بقول الہ ہند جگراؤں میں دو تین مسلمان فقیروں کی قبریں ہیں جہاں چند عورتیں۔ اولاد کی خواہش میں جایا کرتی ہیں۔ اس سے روز بروز بدمعاشی پھیلتی جاتی ہے +

کلکتہ میں گدہوں پر اُن کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادنے کے باعث تین دہوبیوں پر پانچ پانچ روپئے جرمانہ ہوا۔ اور اُن کے مالک پر بیس روپیہ جرمانہ کیا گیا +

بنارس رفیع الاخبار لکھتا ہے کہ۔ پلٹن کے سپاہی پھر شہر میں آکر طوائفوں کے ہاں دنگہ فساد کرنے لگے ہیں ÷ ملازمان مہاراجہ بنارس کے مقدمہ کی پیروی کے لئے مسٹر کالون بیرسٹر تشریف لائے ہیں +

کلکٹر بنارس نے یہہ نہایت مناسب و معقول حکم دیا ہے کہ میلوں کے موقع پر شراب کی دوکانیں نہ کھولی جائیں۔ اس کی تقلید دیگر اضلاع کے کلکٹر صاحبان بھی کریں تو بہتر ہوگا +

اجودہیا ضلع فیض آباد میں رام نومی کے نہان پر فیض آباد میں جعلی ٹکٹ فروخت ہوئے جو اجودھیا میں پکڑے گئے۔ افسران ریلوے پولیس تفتیش کر رہے ہیں۔ جعلسازوں کا اب تک پتہ نہیں لگا +

بریسال میں انگلو ورنیکلر سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے دونوں کان کسی نے کاٹ لئے۔ آپ بوقت شب خواب راحت میں تھے جبکہ کسی نے یہہ حرکت کی۔ طلبا کی شرارت پر شبہ ہوا ہے +

بقول نسیم اخبار مراد آباد میں ایک جرمن نو مسلم نے اسلام پر لکچر دیا ÷ اہل اسلام خوش ہوں گے کہ اب ملک جرمنی میں بھی اسلام پھیل جائے گا ÷ ہم اس لکچر کو دیکھنے کے مشتاق ہیں +

بقول تحفہ ہند نواب رام پور کی مسند نشینی کے موقع پر گیارہ اڈیٹر صاحبان بھی ناخواندہ مہمان بن کر پہنچ گئے تھے۔ ہز ہائنیس نے بطور ڈونیشن ہر ایک کو پچاس روپیہ عنایت فرمائے +

بقول سول اینڈ ملٹری نیو کانپور گزٹ کے اڈیٹر کو بجرم لائبل تین ماہ قید محض اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔ ایک ہزار کی ضمانت پر رہا ہیں۔ اپیل کی گئی ہے +

مدراس طلسم حیرت لکھتا ہے کہ ہندوؤں کے فتنوں کی انتہا ہوئی کہ حال ہی اُنہوں نے وائسرائے بہادر کی خدمت میں ایک عرضی روانہ کی ہے کہ فساد گاؤکشی کے متعلق لارڈ ہیرس گورنر بمبئی نے یکطرف فیصلہ دیا ہے +

اودیپور میں ایک قلب ساز بلباس فقیرانہ گرفتار ہوا ہے جو کلدار اور سروپ شاہی روپئے رانگ جست وغیرہ کے بناکر بازار میں چلاتا تھا۔ اُس کے ہمراز و شریک پانچ آدمی اور بھی معلوم ہوئے ہیں +

جودہ پور کے علاقہ میں ایک راجپوت نے اپنی کم سن عورت کو قتل کر کے دبا دیا تھا۔ بہت کچھ تحقیقات ہوئی۔ پتہ نہ ملا۔ آخر کار منشی محمد قاسم حاکم جودہ پور نے مجرم اور لاش کا پتہ لگایا + مجرم اقراری ہے +

بلگیریہ کے بادشاہ فرڈیننڈ کو بقول لنڈن ٹائمز زار روس تسلیم نہیں کرتے اور اُس کو غاصب سمجھتے ہیں خبر ہے کہ شاہ آسٹریا و سلطان روم مل کر زار روس کو سمجھائیں گے کہ اُس کو تسلیم کریں +

بقیہ روئیداد

نمبر ۳ - روبکار محکمہ منصفی لودیانہ بمقدمہ کرپا رام زرگر مدعی بنام میونسپل کمیٹی لودیانہ دعوی دخلیابی زمین بقیمتی عـــہ صاحب پریزیڈنٹ نے رائے پیش کرے کہ سید غلام محمد صاحب ممبر کو پیروکار مقرر کیا جاوے اس مقدمہ کا حال سید غلام محمد صاحب کو بخوبی معلوم ہو +

اتفاق رائے تجویز ہوئی کہ منظور ہے سید غلام محمد صاحب پیروکار مقرر کئے جاویں +

روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ - ڈاکٹر چتن شاہ صاحب سول سرجن بہادر - خواجہ حسن شاہ صاحب - لالہ منسارام صاحب ساہوکار - لالہ دیویداس صاحب - لالہ منسارام صاحب تاجر - سردار فیاض علیخان صاحب - سید خورشید علی صاحب - مولوی محمد حسن صاحب - پیر غلام محی الدین صاحب - چودھری کندنسنگھ صاحب - منشی رحیم بخش صاحب ممبران -

(واقع ۲ - دسمبر ۱۸۹۳ء)

درخواست ہائے حصول اجازت تعمیر جن کے ساتھ ممبر صاحبان حلقہ و سب کمیٹی تعمیرات کا و صاحب پریزیڈنٹ کا اتفاق ہے تجویز ہوئی کہ حسب رائے ممبر صاحبان حلقہ جات و سب کمیٹی تعمیرات از نمبر ۱ لغایت نمبر ۱۰ اجازت ہائے دیجاویں +

نمبر ۱/۱ میراں بخش و الہی بخش عقب بازار بزازان تعمیر مکان دیوار اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۲ متھول مل پسر میا مل ذات کھتری چوڑہ بازار تعمیر برآمدہ پیش دوکان و بتر دو نہڑے طول تین فٹ عرض بندنالی تک +

نمبر ۱/۳ عبدالحمید پسر نظام الدین نکالنے دروازہ جدید +

نمبر ۱/۴ احمد جان ملازم پولیس محلہ گورجھنگی تعمیر دیوار مکان اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۵ محمد عمر سابق محرر لوکل فنڈ تعمیر دیوار مکان اصلی بنیاد پر +

نمبر ۱/۶ رامجیداس بالکند ساہوکاران معرفت رامچند گماشتہ تعمیر ایک پل اوپر نالی پیش دوکان طول تین فٹ عرض بندنالی تک +

نمبر ۱/۷ میر محمد سعید عرائض نویس گورجھنگی تعمیر مکان بنیاد سابقہ پر ایک دروازہ و تین کھڑکی +

نمبر ۱/۸ خدا بخش امام مسجد اودھوالی محلہ نگر منڈی تعمیر دیوار اندر رقبہ پیرنالی +

نمبر ۱/۹ گوبند رائے چنت رام ساہوکاران معرفت رامچند گماشتہ تعمیر برآمدہ دوکان و نیز ایک پل اوپر نالی پیش دوکان طول تین فٹ عرض بندنالی تک +

نمبر ۱/۱۰ بابو گوپی ناتھ محلہ ڈکوتاں تعمیر دیوار اصلی بنیاد پر مع دو دریچہ +

نمبر ۲ - رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری عرضی عبدالرحمن کشمیری محلہ گنجی چھپڑی درباره ملنے اجازت سایل کو بنا بر تعمیر دیوار اصلی بنیاد پر و نیز دیجانی ۲۴ ۱/۲ فٹ زمین مربع سایل کو بحساب فی درعہ عــہ - ہے کو واسطے شامل کرنے مکان +

تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی منظور ہو کہ لائن میں دیوار تعمیر کرے +

نمبر ۳ - درخواست نانک چند پٹواری بدرخواست ملنے زمین مــعــہ درعہ پیش دوکان خود بقیمت مبلغ للعہ مجوزہ سب کمیٹی تعمیرات بنا بر تعمیر چبوترہ +

نمبر ۴ - رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات ظہری عرضی پوہومل پسر گلجس رائے قوم برہمن سکنہ لودیانہ درباره دیجانے اجازت ۱۳/۶۴ ۰ فٹ مربع زمین سایل کو بقیمت مبلغ لعہ بحساب فی درعہ عہ +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کی جاوے +

نمبر ۵ - کاغذات بلا اجازت تعمیر کرنے چبوترہ سلامت رائے سود و رائے صاحب وائس پریزیڈنٹ کہ یہہ کاغذ داخل دفتر ہونے چاہییں +

تجویز ہوئی کہ حسب رائے صاحب وائس پریزیڈنٹ کاغذات داخلدفتر ہوں +

نمبر ۶ - رپورٹ ممبر صاحب حلقہ ظہری درخواست ننو خاکروب درباره اس کے کہ جس چبوترہ سماۃ ہٹاں کی سایل شکایت کرتا ہے وہ تعمیر شدہ قدیم ہے جدید نہیں ہے بمراد داخلدفتر +

تجویز ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور ہے جس کو دعوی ہو وہ دیوانی میں دائر کرے +

نمبر ۷ - رزولیوشن نمبر ۲ مورخہ ۲ نومبر ۱۸۹۳ء ظہری کاغذات مادومورام درباره تعمیر چھجہ بلا اجازت +

تجویز ہوئی کہ ملتوی رہے +

نمبر ۸ - رزولیوشن نمبر ۳۵ مورخہ ۲ نومبر ۱۸۹۳ء ظہری کاغذات روڑامل سود درباره شروع کرنے تعمیر بلا اجازت +

تجویز ہوئی کہ سایل نے تعمیل نوٹس نوکری جو اُس نے تعمیر بڑہائی تھی وہ دور کردی یہہ ہی سزائے نقصان اُس کے لئے کافی ہے +

نمبر ۱۰ - عرضی بلم پرتاپ ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول لودیانہ بدرخواست عطا الونس عــہ وائے سب کمیٹی تعلیم درباره دیجانے الونس +

اتفاق رائے سے تجویز ہوئی کہ دیجاوے الونس کا نامنظور ہو کیا جاوے بحث ۹۵-۱۸۹۴ء میں للعہ رام پرتاپ کے درج ہوئے ہیں صیغہ تعلیم پر کمیٹی کا مقرر رقم سے زیادہ خرچ ہو گیا ہے +

پنجاب رلیجس بُک سوسیٹی انارکلی لاہور

فہرست کتب جو عام مبتل خوانوں مبتل ٹیچروں اور سنڈے سکولوں کے کار آمد ہیں

کتب متفرق

عین الحیات ـ اردو ـ ۸ر ـ تحفۃ النسا ـ اردو ـ ۰۰۰۰۰ ۲ر

احسن القصص ۶ ۰۲ر ـ القاب مسیحی ۲ر و ۲ر

ابستان معرفت اردو ۳ر مسیحی مسافر مجلد باتصویر رنگین اردو رومن عسہ و عیر

ہدایت الواعظین ـ اردو ـ ملت تشبیہی ـ اردو ـ ـ ـ ـ ـ ۴ر

عقائد و فرائض ـ ۱ر ـ ۲ ـ اور ادیسوع المسیح ـ رومن ـ ۴ر و ۸ر

بائبل کی آیتیں ڈھونڈھنے کی جنتری ـ رومن ار

پرانے اور نئے عہدنامے کی انجیل ″ ۲ر و ۴ر

انجیل کی منادی رومن ار ـ انتخاب سبق ـ رومن ـ ۲ر

سنڈے سکول کی جنتری رومن ۸ر ـ انجیل داود ۶ ۳ر ۴ر و ۶ر

ہدایت الاطفال اردو ار

ہدایت الطفلاں ″ ۸ر

جنگ مقدس اردو و رومن ۸ر و ۱۲ر و عہ

مسیح ابن اللہ رومن ۲ر ـ مستورات بائبل رومن ۴ر

بائبل کی کہانیاں باتصویر اردو و پنجابی و رومن فی حصہ ار

انفصال ولادت مسیح اردو ۴ر

سچے اوتار کی تاریخ اردو ـ تعلیم الاطفال اردو ار

تقلید المسیح اردو ۴ر درس الحکام کی تمثیلی حکایتیں ″ ـ ر

درس حکمت ۴ر حصہ اردو (اے ـ ایل ـ او ـ ای) فی حصہ ـ ر

(درس حکمت مجلد بھی ۱۰ر قیمت پر مل سکتی ہے)

ہمارا بادشاہ اور شفیع رومن عہر

یہہ کتابیں مبتل خوانوں کے لئے نہایت مفید ہیں اس کے علاوہ مسیحی مذہب کے متعلق ہر قسم کی کتابیں اور بائبل مختلف زبانوں انگریزی ـ اردو ـ ہندی ـ پنجابی وغیرہ میں موجود رہتی ہیں خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہیے ◆ المشتہر

انارکلی لاہور ـ اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسیٹی

شعر و سخن

غزل

دونوں عالم میں ترا نور یہہ چمکا کیسا
ہوگیا چشم تحیر کو اچنبا کیسا

دیکھتا میں ہوں ترا روز تماشا کیسا
اُٹھ گیا آنکھوں سے پھر بھی یہہ پردا کیسا

نام لینے سے ترے دل میں تڑپ ہے پیدا
بات کہنے میں ہمیں ہوگیا سکتا کیسا

ذات واحد ہے تیری تو ہی ہے یکتا مطلق
ذہن توحید میں قاصر ہو خدایا کیسا

غیر بھی دیکھے چپ چاپ چلا جاتا ہے
میں ہوا در پہ ترے ناصیہ فرسا کیسا

دشمنی غیر نے کی دوستی سمجھا اُس کو
ظرف عالی یہہ خدایا مجھے بخشا کیسا

کچھ نہیں چاہتا ہے ہادئے برحق تجھسے
یہہ مگر کہدے کہ ہوں چاہنے والا کیسا

امتحان عشق مسیحا میں دئے ہیں ہمنے
دوسرا اور کریگا کوئی دعویٰ کیسا

آسرا تیرا ہے اور تو ہی ہے آقا اپنا تو
غیر کا تیری محبت میں بھروسا کیسا

ذات عالی ہے تری واقف اسرار غیوب
تو ہی ہادی ہے تو پھر راہ کا کھٹکا کیسا

ہر زباں گنگ تری مدح و ستائش میں تھا
ناطقہ بند کروں حمد کا دعویٰ کیسا

چپ ہے شایق کہ تری حمد نہیں ہو سکتی
تیرا مداح تو ہے آپ مسیحا کیسا

لودیانہ

افسوس کہ ہماری کلیسیا کے نو منتخب شندہ ڈیکن بابو بہا سنگھ تاجر پارچہ کے مکان میں بتاریخ ۶ ماہ رواں بوقت شب صبح کے دو بجے کسی نامعلوم وجہہ سے یکایک آگ لگ گئی ـ اور بقول اُن کے قریب چار سو روپیہ کا نقصان ہوگیا ؛ لیکن خیر گذری کہ اس وقت ہوا بند تھی ـ اور عیسائی بستی کے سب مسیحی بھائی فوراً موقع پر پہنچ گئے اور بکوشش تمام آگ کو جو ایک کمرے کی سوٹوں میں شعلہ زن تھی بجھایا ؛ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ صاحب خانہ اپنے مکان کے سب دروازے اور دریچیاں بند اور مقفل کر کے معہ عیال و اطفال باہر احاطہ مکان میں سوتے تھے ـ اور جس مکان میں آگ لگی اُس میں کھانا نہیں پکایا جاتا ـ اور نہ اُن کو حقہ نوشی کا شوق ہے پھر اندر آگ لگ جانا ابھی تک ایک معما ہے ـ امید ہے کہ پولیس کی تحقیقات سے پتہ لگ جائیگا ؛ ان کے ہمسایہ جیمل سنگھ مسیحی کی کوشش جو سمت شعلہ زن آگ میں سے اثاث البیت کے نکالنے اور بچانے میں ظاہر ہوئی قابل تعریف ہے ◆

۴ مئی ۱۸۹۲ء کو شب گذشتہ میں جو محلہ ڈھولیوال میں تیلیوں کے مکانات میں آگ لگی تو ہزارہا مخلوقات کھڑی دیکھتی تھی اور کچھ نہیں کر سکتی تھی پولیس بذریعہ بہبا و دیگر جس طریق سے ممکن تھا آگ کے فرو کرنے میں سعی کر رہی تھی اور ایسا ہی کمیٹی کا عملہ بھی مدد کر رہا تھا ـ خیر عملہ پولیس اور عملہ کمیٹی تو اسی کام کے لئے تنخواہ پاتے ہیں اور انہوں نے جو کچھ کیا اپنا فرض منصبی ادا کیا اور جو خود مکان والوں نے مدد کی وہ اپنی بھلائی کے لئے کی مگر لالہ ہیرا لال صاحب بحریہ دار نے جو مدد دی اور جلتے شہتیروں کو بڑی کوشش سے گرایا جس سے کہ آگ کے فرو ہونے میں بڑی مدد ملی ـ یہہ مدد لالہ صاحب کی طرف سے جنکا کوئی مکان بھی اس قرب میں نہیں تھا قابل قدر ہے جس کی نسبت جملہ قدردان ان کے مشکور ہیں اور اجر اسکا خداوند تعالیٰ ہی دیگا ◆

پادری ای پی نیوٹن صاحب منیجر نورافشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ڈبلیو ـ ایچ ـ وائلی کے اہتمام سے چھپا ◆